REGISTERD WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۲۴ — شمارہ ۳۸

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ: سالانہ ۱۰ روپے — ششماہی ۵ روپے — ممالک غیر ۲۰ روپے — فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADAR QADIAN

۹ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ — ۱۸ تبوک ۱۳۵۴ ہش — ۱۸ ستمبر ۱۹۷۵ء

اخبارِ احمدیہ

✦ قادیان ۱۵ ستمبر - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں لنڈن سے آمدہ ۹ ستمبر کی اطلاع یہ ہے کہ :-
حضور انور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے ۔ انفیکشن بھی نہیں ہے ۔ مگر گزشتہ دو دنوں سے low blood pressure کی وجہ سے حضور کی طبیعت ناساز ہے اور آپ [illegible] دن کے لئے تشریف نہیں لا سکتے ۔ احباب کرام اپنے پیارے امام کی شفاء کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے مسلسل دُعائیں کرتے رہیں ۔

✦ قادیان ۱۵ ستمبر - حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں

✦ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع بیگم صاحبہ ابھی تک سفر پر ہیں ۔ ستمبر کے آخر تک واپسی کی توقع ہے ۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے آمین ۔

ملفوظاتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام

راتوں کو اٹھو اور دُعا کرو!

راتوں کو اُٹھو اور دُعا کرو ۔ کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بھی تدریجاً تربیت پائی ۔ وہ پہلے کیا تھے ۔ ایک کسان کی تخم ریزی کی طرح تھے ۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آبپاشی کی ۔ آپ نے اُن کے لئے دُعائیں کیں ۔ بیج صحیح تھا اور زمین عمدہ ۔ تو اس آبپاشی سے پھل عمدہ نکلا ۔ جس طرح حضور علیہ السلام چلتے ۔ اسی طرح وہ چلتے ۔ وہ دن کا یا رات کا انتظار نہ کرتے تھے ۔ تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو ۔ تہجد میں اُٹھو ۔ دُعا کرو ۔ دِل کو درست کرو ۔ کمزوریوں کو چھوڑ دو ۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ ۔ یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو وِرد بنائے گا اور عملی طور سے دُعا کرے گا ۔ اور عملی طور پر التجاء خدا کے سامنے لائے گا ۔ اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے گا ۔ اور اس کے دِل میں تبدیلی ہوگی ۔ خدا تعالیٰ سے نا اُمید مت ہو ۔ ؎

بر کریماں کارہا دشوار نیست

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۵)

اخبارِ قادیان

● - مورخہ ۵/۹/۷۵ کو محترم ملک صلاح الدین صاحب وکیل المال تحریکِ جدید اپنی اہلیہ محترمہ کی زچگی کے سلسلہ میں بٹالہ گئے ہوئے ہیں ۔ ولادت کا مرحلہ بآسانی طے ہونے کیلئے احباب دُعا فرمائیں

● - محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال کی اہلیہ محترمہ کی بینائی ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے تا حال متاثر ہے ۔ انکی کامل صحت کے لئے احباب جماعت دُعا فرمائیں ۔

● - مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش تا حال چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہوئے ۔ ایک ٹانگ پر روزانہ مرہم پٹی ہو رہی ہے احباب ان کی صحتِ کاملہ کیلئے بھی دُعا فرمائیں ۔

● - مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ انچارج [illegible] مورخہ [illegible] کو قادیان تشریف لائے اور [illegible] کو واپس تشریف لے گئے ۔ ان کی اہلیہ اور بچے بعارضہ بخار بیمار ہیں سب کی کامل صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے ۔

● - مکرم اسلم منور [illegible] علی صاحب آف ماریشس مورخہ [illegible] کو مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کے لئے تشریف لائے ہیں ۔

● - قادیان میں تا حال فلو کی لہر چل رہی ہے ۔ جس کی وجہ سے بعض درویش اور ان کے بچے وغیرہ بعارضہ بخار بیمار ہیں ۔ احباب جماعت سب کی صحتِ کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں ۔

دو تین دن سے یہاں سخت گرمی پڑ رہی تھی آج کسی قدر بارش ہونے سے خنکی آ گئی ہے ۔

جلسہ سالانہ قادیان

۱۹، ۲۰، ۲۱ فتح / دسمبر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۱۹، ۲۰، ۲۱ فتح (دسمبر ۱۳۵۴ ہش / ۱۹۷۵ء) منعقد ہوگا ۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ احبابِ جماعت کو جلسہ سالانہ کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے تا احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں ۔

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۸ ر تبوک ۱۳۵۴ ہش

رمضان المبارک اور اس کی برکات

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر و احسان ہے کہ ہماری زندگیوں میں ایک دفعہ پھر رمضان شریف کا بابرکت مہینہ آیا ہے۔ یہ مہینہ چمن روحانیت کے لئے موسم بہار اور تنویر قلب کے لئے نزول انوار کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اس مہینے میں روزے رکھ کر ہم اپنے اندر تقویٰ یعنی گناہوں سے بچنے کی طاقت پیدا کریں۔ جیساکہ فرمایا:-

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اے مومنو! تمہارے اندر تقویٰ پیدا کرنے اور گناہوں سے بچنے کے لئے ہم نے تم پر اسی طرح چند مقررہ ایام کے روزے فرض کئے ہیں جس طرح پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے ـــــ!

اس ارشادِ باری تعالیٰ سے واضح ہے کہ روزوں کے ذریعہ سے انسان کے اندر گناہوں سے بچنے کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ گناہ دراصل مادّی لذات کی طرف جھکنے اور خدا سے دُوری کا نام ہے۔ اور یہ مسلمہ امر ہے کہ جب انسان کسی بات کا عادی ہو جائے تو اس کا چھوڑنا اُس کے لئے ازحد مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن جب اس کے اندر یہ طاقت ہو کہ وہ اپنی مرضی پر ایک جائز بات کو بھی چھوڑ سکے تو پھر گناہ اس پر غالب نہیں ہو سکتا۔ روزوں کے بارہ میں یہی فلسفہ ہے کہ انسان متواتر ایک مہینہ نفس کا مقابلہ کرتا ہے اور اُسے مادّی لذات کی طرف جھکنے نہیں دیتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ ایک ماہ کی ٹریننگ اُسے آئندہ بھی نفسانی خواہشات کا مقابلہ کرنے کا کے قابل بنا دیتی ہے اور وہ آسانی سے شیطانی حملوں کا مقابلہ کر سکتا ہے اور تقویٰ کی راہوں پر گامزن رہ سکتا ہے۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

روزہ گناہوں کے مقابلہ میں ایک ڈھال ہے .... جب ماہِ رمضان کا آغاز ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں شیطان کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ روزہ دار کے مُنہ کی بُو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ درجہ رکھتی ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ روزہ دار میری خاطر کھانا پینا اور ازدواجی تعلقات کو چھوڑتا ہے۔ پس روزہ سراسر میرے لئے ہے اور مَیں اس کی جزاء ہوں÷

(بخاری شریف)

یہ حدیثِ رسولؐ بتاتی ہے کہ صحت نیّت کے ساتھ روزے رکھنے والوں کے لئے روزہ گناہوں کے مقابلہ میں ایک ڈھال بن جاتا ہے اور روزہ رکھنے والے کے گناہ دُور ہوتے ہیں اور اس کے روحانی مدارج میں ترقی ہوتی ہے اور اُسے خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے ـــــ رمضان شریف کے ان ایام میں روحانی مدارج کی ترقی اور قربِ الٰہی کے حصول کے لئے روزوں کے ساتھ باقاعدہ پنج وقتہ نماز۔ نمازِ تہجد۔ ذکرِ الٰہی۔ تلاوت قرآن مجید اور صدقہ و خیرات کی طرف بھی توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ قربِ الٰہی کے حصول کے لئے یہ تیز تر سواریوں کا کام دیتے ہیں۔ اور تزکیہ نفس کے لئے بہت مفید ہیں ـــــ اِن دنوں انسان کا بہت سا وقت خورد و نوش کے دھندوں سے بچ جاتا ہے۔ اس لئے اس وقت کو ذکرِ الٰہی۔ پنج وقتہ نمازوں اور بالخصوص نمازِ تہجد نیز تلاوت قرآن پاک میں صرف کر کے اپنے نفس کا تزکیہ کرنا چاہیئے اور روحانی سکون و اطمینان حاصل کرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں میں طمانیت اور سکون پیدا ہوتا ہے ـــــ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ (رمضان المبارک کا مہینہ) تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّیٔ قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امّارہ کی شہوات سے بُعد ہو جائے اور تجلّی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔"

(ملفوظات جلد ۴)

اس لئے حضورؑ اپنی جماعت میں شامل ہونے والوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:-

"اے وے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت میں شمار کرتے ہو آسمان پر تم اسی وقت میری جماعت میں شمار کئے جاؤ گے جب تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ **سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور قلب سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔**" (کشتی نوح)

ان ایام میں صدقہ و خیرات بھی کثرت سے کرنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ جس طرح تیز ہوا چلتی ہے اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دستِ مبارک ان ایام میں صدقہ و خیرات کی طرف بڑھتا رہتا تھا۔

پس احباب کو اس بابرکت مہینہ سے پورا پورا فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ اور ان آداب کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیئے جو روزے کی حالت میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھائے ہیں۔ مثلاً حضورؐ نے فرمایا کہ روزے کی حالت میں جھوٹ اور لڑائی جھگڑے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ آپ نے یہاں تک فرمایا کہ روزے کی حالت میں کوئی شخص جھوٹ سے اجتناب نہیں کرتا تو اس کا بھوکا اور پیاسا رہنا خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے اُس کو نہیں بچا سکتا ـــــ روزہ حقیقی معنوں میں وہی مفید ہے جس کے ساتھ دل اور دیگر جوارح کا بھی روزہ ہو۔ انسان نہ اپنے ہاتھ سے کوئی لغو حرکت کرے نہ زبان سے نہ آنکھوں سے کسی قسم کی خیانت کرے نہ پاؤں سے خلافِ شریعت کام لے۔ گویا وہ معصومیت کا پُتلا ہو ـــــ!

ان ایام کا دُعاؤں کی قبولیت کے ساتھ بھی بہت گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ ایام رمضان میں جو حضور قلب میسّر ہوتا ہے۔ وہ دوسرے دنوں میں نہیں ہوتا۔ اس لئے انسانی قلب کے اس تغیّر کی وجہ سے خدا بھی قریب نظر آنے لگتا ہے۔ اور آیت

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ..... الآیۃ (البقرہ)

کے مطابق اس کے قرب کا پتہ دُعاؤں کی قبولیت سے لگتا ہے۔ اس لئے ان مبارک ایام اسلام و احمدیت کی ترقی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خصوصیت سے اجتماعی اور انفرادی دُعائیں کی جائیں۔ حالاتِ زمانہ بڑی سُرعت کے ساتھ تبدیل ہو رہے ہیں اور اس قدر جلد انقلابات ہو رہے ہیں کہ بڑے بڑے مدبّرین بھی حیران ہو رہے ہیں اور وہ بھی اس امر کو تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ دنیا کا رنگ جلد ہی بدلنے والا ہے اس لئے ان حالات میں دُعاؤں کی بے حد ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ نظام عالم میں جو بھی انقلابات لائے وہ اسلام اور احمدیت کے لئے مفید اور بابرکت ہوں۔ آمین۔

(بشیر احمد دہلوی)

درخواستِ دُعا: حیدرآباد سے مکرمہ سعیدہ حبیب صاحبہ کا خط آیا ہے کہ مکرمہ ڈاکٹر صادقہ خانم صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں احبابِ جماعت ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا فرمائیں۔ ڈاکٹر صادقہ خانم صاحبہ کی طرف سے ۱۰/۔ روپے فدیۃ الصیام کیلئے وصول ہوئے ہیں (امیر جماعت احمدیہ قادیان)

لنڈن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

مسجد فضل لنڈن میں نمازِ جمعہ کا رُوح پرور بین الاقوامی اجتماع۔ حضور کا پُر معارف خطبۂ جمعہ

احبابِ جماعت کو انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں میں حقائق و معارف سے مالا مال کرنے کا پُرکیف سلسلہ!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بغرضِ علاج لنڈن تشریف لانے کے بعد سے احمدیہ مشن ہاؤس اور مسجد فضل لنڈن اللہ تعالیٰ کے ان پسندیدہ لوگوں کا مرجع بنی ہوئی ہے جن کے دنیا کے ہر خطہ میں پائے جانے اور ترقی کرتے چلے جانے کی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی تھی۔ اور حضور علیہ السلام نے اس بشارت کا ذکر کرتے ہوئے رقم فرمایا تھا:۔

"خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے۔ ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دُنیا کی ملونی نہیں۔ اور وہ ایمان۔ نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔"

(اَلْوَصِیَّۃ)

اللہ تعالیٰ کے وعدہ اور بشارت کے عین مطابق اس کے ایسے پسندیدہ اور قدمِ صدق رکھنے والے لوگوں کی جماعتیں ایشیا، افریقہ، یورپ اور امریکہ الغرض مشرق و مغرب کے اکثر ملکوں میں قائم ہو چکی ہیں اور برابر ترقی کر رہی ہیں۔ ایسے ملکوں میں سے ایک برطانیہ بھی ہے۔ جہاں قدمِ صدق رکھنے والے ایسے پسندیدہ لوگ خاصی تعداد میں موجود ہیں یہ وہی ہیں جن کا ایمان بتائیدِ توفیقِ الٰہی نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں ہے اور جو بحمد اللہ تعالیٰ اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

اللہ تعالیٰ کے ان پسندیدہ و برگزیدہ لوگوں کو ان دنوں اپنے ایمان و اخلاص اور وفاداری اور اطاعت گزاری کا عملی ثبوت بہم پہنچانے کا ایک اور انمول موقعہ میسر آیا ہوا ہے اور وہ اس انمول موقع سے کماحقہٗ فائدہ اُٹھانے اور جی بھر کر مستفیض ہونے میں کمال مستعدی اور فرض شناسی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ وہ دن رات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے گرد جمع رہتے ہیں اور اسے سعادتِ عظمیٰ سمجھتے ہوئے یہ خدمت بجا لانے کیلئے یوں لپکتے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے ذوق و شوق، ولولۂ عشق اور جذبۂ خدمت و فدائیت کو دیکھکر دِل عش عش کر اُٹھتا ہے۔ پھر وہ حضور کے پُر معارف ارشادات سُننے اور ان سے مستفیض ہونے میں اس طرح محو نظر آتے ہیں کہ گویا معرفت کے گھونٹ پی پی کر وہ اپنے حال میں نہیں ہیں۔ بلکہ ہر دم اور ہر آن اس خیال میں ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دکھائیں۔ اور اس طرح انہیں رضائے الٰہی دائمی طور پر میسر آتی چلی جائے۔ اور اس کا سلسلہ کبھی منقطع ہونے نہ پائے۔ کیا بوڑھے کیا جوان یعنی انصار و خدام سب ہی خدمت کے جذبہ سے یکساں سرشار ہیں۔

پھر انگلستان کے احباب ہی نہیں۔ بلکہ دیگر ملکوں کے صاحبِ استطاعت احباب بھی جذبۂ بے اختیار کے ماتحت یہاں کھچے چلے آ رہے ہے۔ وہ حضور کی زیارت اور ملاقات کا شرف حاصل کر کے یوں مسرور نظر آتے ہیں جیسے انہیں اطمینانِ قلب کی دولتِ لازوال میسر آ گئی ہو۔ حضور کا اکثر وقت ڈاک ملاحظہ فرمانے احبابِ جماعت کے ساتھ انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں کرنے اور مختلف مواقع پر حقائق و معارف بیان کر کے تشنہ روحوں کو شربتِ وصل بقا پلانے میں گزرتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ۶ تا ۱۴ اگست ۱۹۶۵ء کی مصروفیات کی رپورٹ قبل ازیں ہدیۂ قارئین کی جا چکی ہے ذیل میں ۱۵ تا ۱۷ اگست کی رپورٹ ہدیۂ قارئین ہے۔

۱۵ اگست ۱۹۶۵ء بروز جمعۃ المبارک

آج مسجد فضل لنڈن میں جمعہ کا مبارک اجتماع منعقد ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت کا شرف حاصل کرنے اور حضور کے ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ سے مستفیض ہونے کی غرض سے لنڈن کے مختلف حلقوں کے احباب ہی نہیں بلکہ انگلستان کے بعض دوسرے مقامات کے احباب بھی نماز جمعہ کے وقت سے پہلے ہی مشن ہاؤس پہنچنا شروع ہو گئے۔ چنانچہ خطبہ شروع ہونے سے قبل تک کرائیڈن ساؤتھ آل بارکنگ بریڈ فورڈ، گرین فورڈ، آکسفورڈ، ہائی ویکمب، برمنگھم، بنگھم، ہونسلو، نیوٹن، لیسٹر، ایسٹن مانچسٹر اور بعض دیگر مقامات سے احباب خاصی تعداد میں پہنچ چکے تھے۔ علاوہ ازیں نائیجیریا گھانا، ماریشس، مشرقی افریقہ اور مشرق وسطیٰ کے بعض ممالک کے احباب بھی جو انگلستان میں مقیم ہیں آئے ہوئے تھے۔ اس لحاظ سے مسجد فضل لنڈن میں جمعہ کا یہ اجتماع ایک انٹرنیشنل اجتماع کی حیثیت رکھتا تھا۔ علاوہ ازیں مستورات بھی خاصی بڑی تعداد میں آئی ہوئی تھیں۔ مسجد فضل لنڈن نمازیوں سے پوری طرح پُر ہو جانے کی وجہ سے مستورات اور کثیر التعداد احباب کو مسجد سے ملحق وسیع و عریض "محمود ہال" میں بیٹھ کر خطبہ سُننا اور نماز ادا کرنا پڑی۔ محمود ہال میں پارٹیشن کر کے مستورات کے لئے علیحدہ انتظام کر دیا گیا تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ڈیڑھ بجے امام مسجد لنڈن مکرم بشیر احمد صاحب رفیق کی معیت میں مسجد میں تشریف لائے حضور کے تشریف لانے پر مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لنڈن نے اذان دی بعدہٗ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا حضور کے خطبہ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبۂ جمعہ کا خلاصہ

حضور نے خطبہ جمعہ شروع کرتے ہوئے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد قرآنِ مجید کی درج ذیل آیات تلاوت فرمائیں:۔

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ○ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ○ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِی انْتِقَامٍ ○

(الزمر آیات ۳۴ تا ۳۸)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات کی نہایت لطیف تفسیر کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور غلبۂ حق سے متعلق بعض نہایت اہم اُمور ذہن نشین کرائے گئے ہیں۔ جو علی الترتیب یہ ہیں:۔

(۱) جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے سچی تعلیم لائے اور جو شخص ایسی تعلیم کی تصدیق کرے ایسے لوگ متقی ہونے کے باعث خدا تعالیٰ کی پناہ میں ہوتے ہیں (۲) ایسے لوگ جو کچھ چاہیں گے انہیں وہ سب کچھ اپنے رب کی جناب سے ملے گا اور وہ چاہیں گے یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بُرے پہلوؤں کو ڈھانک دے اور

ان کا بدلہ بھی ان کے اعمال میں سے جو سب سے اچھے اعمال ہوں ان کے مطابق انہیں دے چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے چھوٹے سے چھوٹے اچھے عمل کی جزا کے مطابق دیگا۔ (۳) ظاہر ہے ایسا رحمٰن و رحیم اور ارحم الراحمین خدا جو سب دینے والوں سے بڑھ کر دینے والا ہے۔ اپنے بندوں کیلئے کافی ہے۔ اس لئے انہیں ہر طرف سے منہ موڑ کر اسی پر توکل کرنا چاہیئے۔ اور صحیح معنوں میں اسی کا ہو کر رہنا چاہیئے۔ (۴) باقی رہے خدا تعالیٰ کے علاوہ دوسرے وجود جن سے بالعموم ڈرایا اور جن کا خوف دلایا جاتا ہے۔ ان کا حلقہ اقتدار بہت محدود ہے۔ اور عارضی ہے ان سے کوئی توقع رکھنا اور ان پر بھروسہ کرنا محض بیکار ہے۔ خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں انہیں کوئی قدرت اور طاقت حاصل نہیں ہے۔ تھوڑا بہت اقتدار رکھنے کے باوجود وہ خود محتاج ہیں۔ وہ کسی کو کیا دے سکتے ہیں اور کسی کی کیا مدد کر سکتے ہیں۔ الغرض سب کا دینے والا صرف خدا ہے جو ہر شے کا خالق و مالک اور قادر مطلق ہے (۵) جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ قرار دے۔ دنیا کی کوئی طاقت یا قوتیں اسے ہدایت یافتہ نہیں بنا سکتی۔ اسی طرح جو خدا کی نگاہ میں ہدایت یافتہ ہے دنیا کی کوئی طاقت یا قوتیں اسے ہدایت سے محروم نہیں کر سکتی۔ اور نہ دنیا کی کوئی طاقت یا قوتیں ایسے ہدایت یافتہ لوگوں کو انعامات کا وارث بنانے سے خدا تعالیٰ کو باز رکھ سکتی ہے۔ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت کی بھی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کو اس بات سے روک دے کہ وہ اپنے ہدایت یافتہ بندوں سے پیار نہ کرے اور انہیں اپنے افضال و انعامات کا مورد نہ بنائے۔ (۶) اللہ تعالیٰ غالب ہے اور بدلہ لینے پر قادر ہے اس لئے وہ اپنے ہدایت یافتہ حقیقی بندوں کو اپنی تائید و نصرت کا مورد بنا کر ان کے ذریعہ حق کو غلبہ عطا کرتا ہے۔ برخلاف اس کے وہ اطاعت سے نکلنے والوں نافرمانوں اور ظلم کو اپنا شیوہ بنا لینے والوں پر اپنا قہر نازل کرتا ہے۔

غلبۂ حق سے متعلق ان امور کو بعض نہایت لطیف اور عام فہم مثالوں سے واضح فرمانے کے بعد حضور نے بتایا کہ ان آیات میں جس سچی تعلیم اور اس کو لانے والے وجود باجود کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے مراد قرآن مجید کی سچی اور تا ابد قائم رہنے والی ہر لحاظ سے کامل و مکمل تعلیم ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس کو لانے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور جہاں تک اس کامل و مکمل اور تا قیامت قائم و دائم رہنے والی تعلیم کی تصدیق کا تعلق ہے۔ تو اس سے مراد محض زبانی تصدیق ہی نہیں بلکہ عربی لغت اور قرآنی محاورہ کی رُو سے تصدیق کے معنے اس تعلیم پر صدقِ دل سے مخلصانہ عمل کرنے کے بھی ہیں۔ اس میں زبانی تصدیق اور عملی تصدیق دونوں شامل ہیں چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں احیاء و غلبہ اسلام کی غرض سے مہدی علیہ السلام کے مبعوث ہونے کی بشارت دی تو اس میں آپ نے یہی بتایا تھا کہ آنے والا مہدی قرآنی دلائل و براہین کے ذریعہ زبان سے ہی تصدیق نہیں کرے گا۔ بلکہ اپنے عمل اور اس عمل کے نتیجہ کے طور پر معرضِ وجود میں آنے والے اپنے رفیع الشان مقام کے ذریعہ بھی اس کی صداقت کو دنیا پر آشکار کر دکھائے گا۔

اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پُر معارف تحریرات پڑھ کر سنائیں اور اس طرح ثابت فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک طرف تو قرآنی تعلیم کی صداقت اور اس کی لازوال عظمت و فضیلت کو نہایت محکم دلائل کے ساتھ دنیا پر آشکار فرمایا۔ اور دوسری طرف اس بے مثال اور لازوال تعلیم کی عملی تصدیق کے طور پر دنیا کے سامنے اپنے وجود کو پیش کیا کیونکہ آپ قرآن مجید کی تعلیم پر کما حقہٗ عمل پیرا ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع میں اپنے اوپر فنا وارد کرنے کے نتیجہ میں ہی تعلق باللہ کے نہایت بلند مقام پر فائز کئے گئے تھے اور اس طرح آپ کے وجود نے اسلام کی صداقت و حقانیت کے زندہ اور درخشندہ و تابندہ ثبوت کی حیثیت حاصل کر لی تھی۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ اگر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متبعین کی حیثیت سے بنی نوع انسان کے دلوں کو جیتنا اور انہیں اسلام کا دالہ و شیدا بنانا ہے تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اس کی ایک ہی صورت ہے کہ ہم اسلام کی صرف زبان سے ہی تصدیق کرنے والے نہ ہوں۔ بلکہ اپنے عمل سے بھی اس کی تصدیق کرنے والے بنیں۔ یعنی ہم اپنے وجودوں اور اپنی زندگیوں میں اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کرنے والے ہوں بحیثیت احمدی یہ ہے ہمارا مقام ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے اس مقام کو پہچانے اور اس پر پورا اترنے کی کوشش کرے تا اسلام جلد از جلد دنیا میں غالب آئے اور حضرت مہدی علیہ السلام کی بعثت کی غرض بہ تمام و کمال پوری ہو۔

اس پُر معارف خطبہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم امام صاحب مسجد فضل لنڈن نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ چونکہ حضور کے گھٹنوں میں معتد بہ افاقہ کے باوجود معمولی سی سختی ابھی باقی ہے۔ اس لئے حضور نے بیٹھ کر کرسی پر نمازیں ادا کیں۔

ایک ایمان افروز منظر

حضور ایدہ اللہ جمعہ اور عصر کی نمازیں ادا کرنے کے بعد جب واپس تشریف لے جانے لگے تو ایک نہایت مخلص عرب احمدی بھائی جو حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے حال ہی میں اپنے وطن سے لنڈن پہنچے ہیں۔ فرطِ محبت سے آگے بڑھے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کہتے ہوئے یکدم حضور سے لپٹ گئے حضور نے خاصی دیر انہیں شرفِ معانقہ عطا فرمایا۔ ان کا ایک فرزند بھی ان کے ساتھ تھا۔ انہوں نے اسے بھی حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے ازراہِ شفقت اس بچے کو بھی شرف معانقہ بخشا جب ہمارے یہ عرب احمدی بھائی حضور سے شرفِ معانقہ حاصل کر رہے تھے تو ان پر عجب وارفتگی کا عالم طاری تھا۔ آنکھیں پُرنم تھیں اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ ابھی ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگیں گے لیکن انہوں نے ضبط سے کام لیا۔ اور اپنے آپ کو قابو میں رکھا۔ حضور کے تشریف لے جانے کے بعد بہت سے احباب نے اپنے اس عرب احمدی بھائی سے مصافحہ و معانقہ کر کے انہیں خوش آمدید کہا۔ اور ان کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔

ماریشس سے تشریف لانے والے ایک بھائی

شام کو چھ بجے حضور حسب معمول سیر کی غرض سے باہر تشریف لے گئے۔ حضور جب سیر کے لئے تشریف لے جاتے یا سیر سے واپس تشریف لاتے ہیں۔ تو بہت سے احباب حضور کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے مشن ہاؤس کے احاطہ میں جمع ہو جاتے ہیں۔ اور حضور کی تشریف آوری کا خاصی دیر تک انتظار کرتے رہتے ہیں۔ بعض احباب کو مصافحہ کرنے کا موقعہ بھی مل جاتا ہے۔ آج شام جب حضور سیر کے ارادہ سے باہر تشریف لائے تو دو احباب کو جو بڑی دیر سے انتظار میں کھڑے تھے۔ مصافحہ ہی کا نہیں بلکہ معانقہ کا بھی شرف حاصل ہوا۔ یہ دونوں دوست ماریشس کے رہنے والے ہیں۔ ان میں سے مکرم محمد حسین بخش صاحب تو پہلے سے انگلستان میں مقیم ہیں۔ اور مکرم محمد مستن صاحب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے حال ہی میں ماریشس سے لنڈن آئے تھے۔ اور اب اپنے وطن واپس جا رہے تھے۔ جب ان دونوں نے آگے بڑھ کر معانقہ کا شرف حاصل کیا تو حضور نے ازراہِ شفقت انہیں معانقہ کا شرف بھی بخشا اور مکرم محمد مستن صاحب کو دعا کے ساتھ رخصت فرمایا

شام کی سیر

حضور مکرم امام صاحب مسجد لنڈن اور بعض دوسرے احباب کے ہمراہ موٹر کار کے ذریعہ بغرضِ سیر Richmond Park تشریف لے گئے۔ یہ وہی باغ ہے جس میں حضور ایک روز قبل کیو گارڈنز جاتے ہوئے گزرے تھے چھ سات مربع میل علاقے میں پھیلے ہوئے اس باغ کو خود رَو قدرتی نباتات اور جنگل کی شکل میں Develop کیا گیا ہے اور اس میں بارہ سنگھے اور اسی کی نسل سے ملتے جلتے دوسرے جانور رکھے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ باغ مصنوعی چمن بندی و آرائش و زیبائش سے مبرا ہے۔ اس کے مختلف حصوں میں شجرکاری نیز خود رَو پودوں اور جھاڑیوں وغیرہ کی غور و پرداخت اس انداز پر کی گئی ہے کہ جس سے جنگلوں اور وادیوں میں پائے جانے والے قدرتی حسن کی عکاسی ہو سکے اس کوشش کی کامیاب مثال یا نمونہ باغ کا وہ الگ تھلگ گوشہ ہے جسے Isabella Plantation wood land Gardens کا نام دیا گیا ہے۔ اس حصۂ باغ میں جو بڑی بڑی جھاڑیوں اور درختوں سے ڈھکا ہوا ہے قدرتی انداز میں بل کھاتا ہوا ایک چھوٹا سا مصنوعی چشمہ گذرتا ہے۔ اس چشمہ کے دونوں کناروں کے ساتھ ساتھ چھوٹے چھوٹے پودے ننھی ننھی جھاڑیاں اور جڑی بوٹیاں اور کہیں کہیں بڑے بڑے درخت خود رَو انداز میں لگائے گئے ہیں جن میں جا بجا مختلف رنگوں اور قسموں کے جنگلی پھول کھلے ہوئے نظر آتے ہیں یہ درخت پودے اور جھاڑیاں اسقدر گھنی ہیں کہ چشمہ جا بجا ان سے ڈھکا ہوا ہے اس چشمہ پر یکجائی نظر ڈالنے سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ سبز رنگ کا ایک اژدہا بل کھاتا ہوا زمین کے ساتھ رینگ رہا ہے یہ چشمہ ایک چھوٹی سی بے ڈول جھیل میں جا گرتا ہے۔ جس میں مختلف قسم کے آبی پرندے تیرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

اس حصۂ باغ میں حضور نے قریبًا نصف گھنٹہ چہل قدمی فرمائی چہل قدمی کے دوران حضور نے وہاں اُگے ہوئے پودوں اور جھاڑیوں کی اقسام ان کے نواص اور خواص پر روشنی ڈالی اس مختصر سیر سے فارغ ہونے کے بعد حضور بذریعہ کار پونے آٹھ بجے شام مشن ہاؤس واپس تشریف لائے ساڑھے آٹھ بجے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم امام صاحب نے مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔ آج دن بھر مطلع ابر آلود رہا اور ہلکی ہلکی بارش ہوتی رہی شام کو جب حضور سیر کے لئے تشریف لے گئے تو بارش رکی ہوئی تھی سیر سے جب حضور واپس تشریف لائے تو ہلکی بارش کا

خطبہ جمعہ

ماہ رمضان اپنی تمام برکتوں کے ساتھ شروع ہو چکا ہے اس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی کوشش کریں

خدا تعالیٰ نے جس رنگ میں اور جس قدر عبادت فرض قرار دی ہے اسے بجا لانا ہمارے لئے ضروری ہے

نہ اپنی طرف سے عبادت میں شدت پیدا کرو نہ اس سے بچنے کے بہانے ڈھونڈو بلکہ وہی کرو جس کا خدا نے حکم دیا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ر اخاء ۱۳۵۰ ہش (۲۲ر اکتوبر ۱۹۷۱ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۃ فاتحہ کے ساتھ حضور نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:-

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ۔ (البقرۃ ۱۸۷)

اس کے بعد فرمایا:-

ماہ رمضان اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

لوگوں کا ایک گروہ تو ایسا بھی پیدا ہوتا رہا ہے جو یہ سمجھتے رہے ہیں کہ فرض عبادت یا وہ نوافل جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے ثابت ہوتے ہیں۔ وہ انسان کی روحانی ترقی کے لئے کافی نہیں ہیں۔ اس لئے انہوں نے اپنے نفس سے تجویز کر کے بہت سی ریاضتیں بنائیں اور خود کو اپنے تجویز کردہ مجاہدہ شدیدہ میں ڈال دیا لیکن

حقیقی اسلام کی روح

اسے تسلیم نہیں کرتی۔ کیونکہ اگر ہم اسے تسلیم کریں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جو علم (نعوذ باللہ) ہمارے رب کو نہیں تھا وہ ان لوگوں کو حاصل تھا۔ یہ بات بالبداہت غلط ہے اپنے نفس سے مجاہدات اور ریاضتوں کو تجویز کرنا درست نہیں ہے۔ ہماری روحانی ترقی کے لئے اور ہمارے روحانی قویٰ کی صحت کے قیام اور ان کی نشو و نما کے لئے جو بھی ضروری تھا وہ سب قرآن کریم میں موجود ہے اور اس سے زیادہ کسی چیز کی ہمیں ضرورت نہیں اسلئے ایسے سب خیالات جو ایسی ریاضتوں پر منتج ہوتے ہیں اور انسان کو ایسے مجاہدہ شدیدہ میں ڈالتے ہیں جن کا علم ہمیں قرآن کریم سے نہیں ملتا، باطل اور ناسارا ہیں۔

انہی لوگوں میں سے ملتا جلتا یا اسی گروہ کا حصہ کہنا چاہیئے ایک گروہ وہ ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ اپنے زور سے اپنے رب کو راضی کرنے پر قادر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں جو سہولتیں اور رعایتیں دی ہیں اُن سے فائدہ نہیں اُٹھانا چاہتے۔ مثلاً ایسی بیماری جس میں روزہ رکھنا جائز نہیں، وہ ایسی بیماری میں بھی روزہ رکھ لیتے ہیں یا ایسی عمر جس میں روزہ رکھنا جائز نہیں، وہ ایسی عمر میں بھی اپنے بچوں کو روزہ رکھوا دیتے ہیں۔ ہر عبادت کے لئے ایک

بلوغت کا وقت

ہے۔ جب تک انسان اس بلوغت کی عمر کو نہ پہنچے اس پر وہ عبادت فرض نہیں ہوتی لیکن یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تو کہا ہے کہ اس عمر میں روزے نہ رکھوا ور نہ رکھواؤ لیکن ہم خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف خود یا اپنے بچوں سے ایسی عبادتیں کروائیں گے کہ جن سے ہم نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کو راضی اور خوش کریں گے یہ فاسد خیالی ہے۔ ایسا بیمار جس کیلئے روزہ رکھنا دوائی چھوڑنے یا بھوکا رہنے کے نتیجہ میں مضر ہو اور ہلاکت کا باعث ہو اسے روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار فرمایا ہے کہ دین العجائز اختیار کرو۔ ہمارا رب انکسار اور تواضع سے خوش ہوتا ہے۔ ہم اسے اپنے عمل سے خوش نہیں کر سکتے۔ احادیث میں بڑی وضاحت سے یہ کہا گیا ہے کہ ہر نماز قبول نہیں ہوتی جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو۔ اس وقت تک یہ عبادتیں قبول نہیں ہوا کرتیں۔

پس ہم عبادت سے اپنے رب کو راضی نہیں کر سکتے۔ ہم اس عبادت سے اپنے رب کو راضی کر سکتے ہیں جو مقبول ہو جائے جسے اللہ تعالیٰ اپنے عاجز بندے کا تحفہ سمجھ کر قبول فرمائے۔

غرض ایک تو یہ گروہ ہے جو سمجھتا ہے کہ عبادات جس رنگ میں اور جس طور پر اور جس قدر اور جس مقدار میں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں یا جن کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنت قرار دیا ہے۔ وہ ہمارے لئے کافی نہیں۔ اگر ہم صرف ان عبادتوں پر اکتفا کریں گے۔ تو ہماری روحانی ترقی ہماری روحانی پرورش اور نشو و نما اپنے ارتقاء کو نہیں پہنچے گی۔ حالانکہ یہ غلط خیالات ہیں۔

اور ایک وہ گروہ ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ اپنی چالاکی سے اپنے رب کو خوش کر سکتا ہے۔ مثلاً بیماری ایسی نہیں کہ جس میں روزہ چھوڑنا جائز ہو۔ لیکن ایک ایسا آدمی جو بہانہ جُو ہے وہ اس قسم کی بیماری میں روزہ چھوڑ دیتا ہے۔ وہ بھی ایک مسئلہ خود تراشتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اتنی بیماری روزہ چھوڑنے کے لئے کافی ہے۔ یہ طریق غلط ہے طبیعت میں بہانے کی جستجو نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ نیت یہ ہونی چاہیئے۔ خواہش یہ ہونی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے جس رنگ میں اور جس قدر عبادت ہمارے لئے فرض قرار دی ہے یا جو ہمارے لئے سنت بنائی گئی ہے ہم اتنی ہی عبادت کریں مگر بشاشت اور خوشی سے کریں گے اور اس نیت سے کریں گے کہ ہمارا رب ہم سے راضی ہو جائے۔ لیکن اگر کوئی آدمی یہ سمجھتا ہے کہ بہانے جس طرح انسان کے سامنے چلتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی چل سکتے ہیں تو وہ احمق بھی ہے اور ظالم بھی ہے وہ اپنے نفس پر ظلم کر رہا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کو پہچانتا نہیں وہ اس کے عرفان سے دور ہے۔ پس

بہانہ جُو طبیعت

نہیں ہونی چاہیئے۔ کسی آدمی کا یہ سمجھنا کہ جسمانی لذت یا یہ سمجھنا کہ جسمانی صحت کو (اور وہ بھی ایک غلط نظریئے کے ماتحت) ہم روحانی لذتوں اور روحانی صحت پر قربان کر دیں گے اور اس میں ہماری بہتری ہے تو یہ غلط بات ہے یہ سراسر حماقت ہے اور یہ سمجھ لینا کہ خدا تعالیٰ کے سامنے بہانے چلتے ہیں۔ اس سے زیادہ حماقت کی بات تو کوئی اور ہو ہی نہیں سکتی۔

پس وہ لوگ جو روزہ چھوڑنے کے بہانے ڈھونڈتے ہیں انہیں اپنی اس عادت کو دور کرنا چاہیئے۔ اور وہ لوگ جو اپنے آپ کو مجاہدہ شدیدہ میں ڈالتے ہیں اور ایسی ریاضتیں کرتے ہیں جو اسلام نے ہمیں نہیں بتائیں انہیں بھی اپنی یہ عادت چھوڑنی چاہیئے۔

ایک تیسرا گروہ ایسے لوگوں کا ہے جو موجودہ زمانہ کے فلسفہ سے متاثر ہے کہ جو عبادتیں قائم کی گئی ہیں اُن میں ترمیم ہونی چاہیئے۔ یعنی خدا تعالیٰ کو نعوذ باللہ اس زمانے کے حالات کا علم نہیں تھا۔ اس واسطے اس نے یہ قانون بنا دیا ہے اب زمانہ بدل گیا ہے۔ حالات بدل گئے ہیں۔ اب ان عبادتوں میں ترمیم ہونی چاہیئے۔ لیکن ایسا خیال (ایسے خیال کے فی الواقع پائے جاتے ہیں) اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ تبدیلی کی ضرورت ہے۔ بلکہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ لوگ روحانی بینائی سے محروم ہیں۔ اور جس کو چھ کی انہیں خبر ہی نہیں، یہ اس کے متعلق اصلاحی تجاویز کے نام سے تجاویز پیش کر دیتے ہیں۔ یہ بھی غلط بات ہے۔ جب علام الغیوب خدا نے ہماری جسمانی اور روحانی صحت اور روحانی نشو و نما کے لئے کچھ عبادتیں ہم پر فرض قرار دی ہیں۔ تو وہی ہمارے جسموں کے لئے بھی اور ہماری روح کیلئے بھی بہتر ہیں۔ نہ ساتویں روزے رکھنا جائز

اور نہ رمضان کے مہینے میں جائز عذر کے بغیر روزہ چھوڑنا درست اور پسندیدہ اور نہ کسی ترمیم کی ضرورت ہے ہمیں

دین انجائز اختیار کرنا چاہیئے

جو خدا نے فرمایا ہے وہ ہم کریں گے جسکو وہ پسند فرماتا ہے اسی میں ہماری رضا ہے روزہ چھوڑنے کے لئے بہانے تلاش نہیں کریں گے اور جب روزہ چھوڑنے کا حکم ہو تو اس وہم میں مبتلا نہیں ہونگے کہ ہم اپنی عبادت یا کوشش یا پیار سے کے زور سے اپنے رب کو راضی کر سکتے ہیں ہم اس طرح راضی نہیں کر سکتے جو عبادت قبول ہو گی - جو تحفہ لے لیا جائے گا - اس کا نتیجہ نکلے گا - اس کے نتیجہ میں ہمیں رضائے الٰہی حاصل ہو گی - اس کے بغیر تو (یعنی عبادت کے زور سے) رضائے الٰہی حاصل نہیں ہو سکتی -

رمضان کی عبادت محض بھوکا رہنے کا نام نہیں حدیثوں میں اس کے متعلق

بڑی تفصیل سے

بیان ہوا ہے میں نے بھی پچھلے سالوں میں اپنے بعض خطبات میں تفصیل سے بتایا تھا کہ روزہ کا مطلب محض بھوکا رہنا نہیں بلکہ ماہ رمضان کی عبادت دراصل بہت سی عبادات کا مجموعہ ہے - اس میں ایک نمایاں چیز جو ہمیں نظر آتی ہے وہ جسمانی ضرورتوں سے انقطاع کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا اور اس میں محو ہونے کی کوشش کرنا ہے - ہمارے کھانے پینے کے اوقات بھی ۲۴ گھنٹے کا کچھ حصہ بن جاتے ہیں۔ لیکن اگر صحیح طور پر روزے کا استعمال ہو اور یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ بعض لوگ تو رمضان میں شاید موٹے ہو جاتے ہیں - صبح و شام خوب پراٹھے کھاتے ہیں اور اس وہم میں کہ کہیں کمزور نہ ہو جائیں عام غذا کی نسبت رمضان میں زیادہ کھانے لگ جاتے ہیں - ان کی یہ بات بھی غلط ہے - لیکن وہ لوگ جو روح رمضان کو سمجھتے اور اس کے مطابق اپنی جسمانی ضرورتوں کو پیچھے ڈال کر روحانی ضرورتوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنے روحانی قویٰ کو تیز کرنے کی کوشش کرتے ہیں - اس کے نتیجہ میں (ایک اصلاح ہے) تنویر قلب ہوتا ہے جس کا مطلب یہی ہے کہ روحانی قویٰ تیز ہو جاتے ہیں چنانچہ یہ آیت جو میں نے شروع میں رمضان کے تعلق میں پڑھی ہے - اللہ تعالیٰ اسی وجہ سے اس میں فرماتا ہے کہ اِذَا سَاَلَكَ

عِبَادِیْ عَنِّیْ - یعنی روحانی قویٰ کی تیزی کے بعد پہلا سوال ہی یہ پیدا ہوتا ہے کہ مذہب کا یہ دعویٰ ہے کہ مذہبی احکام پر چل کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک پختہ اور زندہ تعلق پیدا ہو جاتا ہے - تو رمضان کی عبادتوں کے نتیجہ میں انسانی ذہن یہ کہے گا کہ رب کو کیسے پایا جا سکتا ہے تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تمہارے روحانی قویٰ تیز ہوں گے تو تمہیں نظر آ جائے گا کہ میں تمہارے بالکل قریب ہوں - مگر جو شخص خدا تعالیٰ کو پہچانتا نہیں اور اس کے روحانی قویٰ میں نشوونما نہیں ہوتی - اسے بیماری ہے یا وہ صحت مند نہیں ہے اس کی روح کسی دوسری طرف متوجہ ہے ایسے شخص کو تو نظر نہیں آتا لیکن جس کو نظر آئے یا جسے اللہ تعالیٰ کا عرفان اور معرفت حاصل ہو جائے وہ تو اپنے رب کو اتنا قریب پاتا ہے کہ واقع میں اس سے زیادہ قریب وہ کسی اور چیز کو محسوس نہیں کرتا - اسے یہ نظر آ رہا ہوتا ہے کہ ربوبیت باری کے بغیر وہ زندہ ہی نہیں رہ سکتا، صحت کے ساتھ زندہ نہیں رہ سکتا، اپنے قویٰ کو نشوونما نہیں دے سکتا - اسے رب کی ربوبیت کی ضرورت ہے اور ربوبیت کے لئے اللہ تعالیٰ کی بہت سی صفات جلوہ گر ہوتی ہیں - مثلاً وہ حی بھی ہے اور قیوم بھی ہے کوئی وجود ظہور پذیر نہیں ہو سکتا جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے کسی زندگی کو بقاء حاصل نہیں رہ سکتی - جب تک کہ خدا تعالیٰ کی مرضی نہ ہو -

پس اسے نظر آتا ہے کہ

حیات کا سرچشمہ

اور قائم رہنے کا منبع اللہ تعالیٰ کی ذات ہے وہ یہ نہیں سوچتا کہ میرا سانس میری زندگی کا سانس ہے بلکہ اسے نظر آ رہا ہے کہ میرا وہ سانس میری زندگی کا سانس ہے جس کے متعلق خدا چاہے کہ وہ میری زندگی کا سانس ہے وہ دیکھ رہا ہے کہ غذا جو ہے وہ خدا تعالیٰ کی منشاء اور اس کے حکم کے بغیر ہمارے جسموں کو صحت اور تر و تازگی نہیں بخشتی اور طاقت نہیں دیتی جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو - اس کے سامنے روزمرہ یہ نظارے آتے ہیں کہ کھانا کسی آدمی کی موت کا موجب بن گیا یا پانی جس کو آب حیات کہا جاتا ہے یعنی وہ ہمارے لئے زندگی کا پانی ہے اور روٹی سے بھی زیادہ ضروری ہے وہ کسی انسان کی موت کا باعث بن جاتا ہے - ڈاکٹر جانتے ہیں - اخبار جانتے ہیں - اطباء جانتے ہیں کہ بعض دفعہ انسان کو پانی پی کر اس قسم کا تشنج پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ جان لیوا ثابت ہوتا ہے -

غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ رمضان کی عبادت خالص طور پر ایسی ہے کہ اس سے روحانی قویٰ میں تیزی پیدا ہوتی ہے - تنویر قلب پیدا ہوتا ہے اس کے بعد انسان کے دماغ میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ میرا رب مجھے کیسے مل سکتا ہے - یعنی یہ خیال تبھی پیدا ہو گا جب اس نے صحیح سمت کو قدم اٹھا لیا - ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تمہارے قریب ہوں - کیا تم میری قدرتوں کو نہیں دیکھتے؟ میں تمہاری ہر احتیاج پوری کرتا ہوں - تمہارا سانس لینا، تمہاری بینائی، تمہاری شنوائی یہ سب میرے حکم اور میری اجازت سے قائم ہیں - میری تمہیں ضرورت ہے تمہاری آنکھ، زبان، ناک، کان، دل اور دل کی صحیح حرکت سب میرے حکم میں بندھے ہوئے ہیں -

پس ماہ رمضان اور اس کی عبادتوں کا انسان کو ایک فائدہ تو یہ ہے کہ اس کے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں اور اپنے

رب کے متعلق ایک جستجو

پیدا ہوتی ہے اور یہ انسان کے لئے بڑی ضروری ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اپنے رب کی صفات کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہے - یہاں تک کہ اسے معلوم ہو جائے کہ اس کا رب اس کے کتنا قریب ہے - وہ دور نہیں کہ جس سے ہم بھاگ سکتے ہوں - وہ دور نہیں کہ جس کے بغیر ہم زندگی گذار سکتے ہوں - وہ دور نہیں کہ جس کی توجہ کے بغیر ہم اپنی ضرورتیں اور احتیاجیں پوری کر سکتے ہوں - پس انسان کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ میرے بالکل قریب ہے ہر کام کے لئے حتیٰ کہ ایک انگلی ہلانے کے لئے مجھے اس کی ضرورت ہے - آپ میں سے اکثر مجھے ہلتے ہوئے نظر آ رہے ہیں - کسی کا سر ہل رہا ہے - کسی کی آنکھ ہل رہی ہے کسی کا طرہ ہل رہا ہے - اس حرکت کے لئے بھی رب کی ضرورت ہے ورنہ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو تو یہ ساری حرکت زندگی اور زندگی کے آثار ختم ہو جاتے ہیں - فرمایا جس وقت تم مجھے پہچاننے لگو تو تمہیں چاہیئے کہ دعا کی طرف مائل ہو جاؤ - دراصل اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت کے بغیر

حقیقی دُعا

ممکن ہی نہیں - وہ دعا تو ہوتی ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ؎

از دُعا کُن چارہ آزار انکار دُعا

ایک دعا تو میرے گریہ تکلف کی دعا ہے - یہ ابتداء ہے - لیکن ایک وہ دعا ہے کہ جس میں آدمی بے تاب ہو کر خدا تعالیٰ کے قدموں پر گر جاتا ہے - اور کہتا ہے مجھے یہ عطا فرما - وہ تو الٰہی صفات کی معرفت کے بعد ہی ہو سکتی ہے یعنی وہ اسی وقت ہو سکتی ہے جب انسان کو یہ پتہ لگے کہ اللہ تعالیٰ ماں باپ سے زیادہ قریب ہے - جہاں تک موسم کی حفاظت کا تعلق ہے اپنے گھر سے زیادہ قریب ہے - جہاں تک بعض دوسری ضرورتوں کا اور زینت کا سوال ہے - ہمارے لباس سے زیادہ قریب ہے - جہاں تک دوران خون (جس پر زندگی کا انحصار ہے) کا تعلق ہے وہ شہ رگ سے زیادہ قریب ہے - ہر پہلو اور ہر جہت سے - ہر غیر کی نسبت وہ ہم سے زیادہ قریب ہے کیونکہ اِنِّیْ قَرِیْبٌ کا یہ مطلب نہیں کہ بعض جہات سے اللہ تعالیٰ قریب ہوا اور بعض جہات سے دور - بلکہ جو لوگ اس کی معرفت رکھتے ہیں اور اس کی صفات کو پہچانتے ہیں وہ علیٰ وجہ البصیرت یہ کہہ سکتے اور اسے ثابت کر سکتے ہیں کہ ہر جہت اور ہر پہلو سے ہر غیر کی نسبت اللہ تعالیٰ ہم سے زیادہ نزدیک ہے پس فرمایا کہ صفات کا پتہ لگے تو تم دعا کی طرف مائل ہو جاؤ گے پھر فرمایا

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

جو مجھے پہچانتا ہے اس کی دعا اجابت کا درجہ پاتی ہے فرماتا ہے اجیب یعنی اس نے مجھے قریب دیکھا تو میں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں لیکن ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ہر شخص کی دعا قبول نہ ہو گی وہی معرفت جس کے متعلق شروع میں اشارے کئے گئے تھے - وہ اس آیت کے آخر میں بھی ہے - فرمایا فلیستجیبوا لی میرے حکم کی تعمیل کرو نہ اپنی طرف سے عبادت میں شدت پیدا کرو اور نہ میری فرض کردہ عبادت سے بچنے کے لئے بہانے ڈھونڈو جو رعایت میں دیتا ہوں شکر کرو اور اسے قبول کرو جو حکم میں دیتا ہوں شکر کرو اور اسے قبول کرو جس عبادت کے کرنے کو میں کہتا ہوں وہ بھی کرو اور جس کے نہ کرنے کو کہتا ہوں وہ بھی نہ کرو فرمایا فلیستجیبوا جب تم میرے حکم کے مطابق اپنی زندگی گزارو گے اور شریعت کی پابندی کرو گے تو تمہاری جسمانی اور روحانی نشوونما اپنے کمال کو پہنچ جائے گی اور اس کا نتیجہ یہ بھی ہو گا کہ تم ہدایت بھی پا جاؤ گے اور تمہارا انجام بھی بخیر ہو گا اللہ تعالیٰ ہم سب کا انجام بخیر کرے اور ہمیں اپنی رحمتوں سے نوازے اور رمضان کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اللّٰھم آمین -

قسط نمبر (۱)

باری پورہ کشمیر میں

آل کشمیر احمدیہ کانفرنس کا کامیاب انعقاد

علمائے سلسلہ احمدیہ کی ایمان افروز تقاریر

سولہ افراد کی جماعت احمدیہ میں شمولیت

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ سلسلہ احمدیہ رشی نگر (کشمیر)

گذشتہ کئی سالوں سے کشمیر کی احمدیہ جماعتیں کشمیر کے کسی علاقہ میں سالانہ کانفرنس کا انعقاد کرتی ہیں۔ امسال دو روزہ سالانہ کانفرنس کا انعقاد ۸ و ۹ر اگست کو باری پورہ (کلگام) میں ہوا۔ اس کانفرنس میں کشمیر سے قریبًا ۲۵ سے زائد جماعتوں کے ہزاروں افراد نے شریک ہوکر کانفرنس کو کامیاب کیا۔ قادیان سے درویشان کرام کا ایک قافلہ بھی جس میں مرد اور مستورات بھی شامل تھے کانفرنس میں شریک ہوا علاوہ ازیں کئی احباب انفرادی طور پر بھی۔ دہلی، لکھنؤ، پونچھ اور بھدرواہ اور جموں سے شریک ہوئے۔

انتظامات کانفرنس کے تمام انتظامات صدر مجلس استقبالیہ محترم عبدالحمید صاحب ٹاک باری پورہ کی نگرانی میں عمدہ طریق سے سرانجام پائے۔ کثیر تعداد میں آنے والے مہمانوں کے قیام و طعام کا اچھا انتظام تھا۔ کانفرنس کی اشاعت کیلئے کثیر تعداد میں پوسٹر بڑے سائز کے شائع کئے گئے اور وادی کے ہر بڑے قصبہ میں کانفرنس سے دو تین روز قبل دیواروں پر چسپاں کئے گئے اور دستی پوسٹر معزز احباب تک پہنچائے گئے۔ اس کے علاوہ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ کانفرنس کے پروگرام کو مشتہر کیا گیا۔ نیز اخبارات کے ذریعہ بھی کانفرنس کی تشہیر کی گئی۔ ریڈیو کشمیر نے کانفرنس کے افتتاح اور کانفرنس کے اختتام کا خبروں میں اعلان کیا:-

تہجد اور درس کانفرنس کے دونوں یوم بعد نماز فجر درس ہوا۔ پہلے روز محترم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے قرآن کریم کا درس دیا۔ اور دوسرے روز مکرم الحاج مولوی شریف احمد صاحب امینی نے حدیث کا درس دیا۔ محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نماز تہجد پڑھاتے رہے۔ جس میں کثرت سے احباب شریک ہوتے رہے۔

مورخہ ۸ر اگست کو نماز جمعہ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے پڑھائی۔ اور تربیتی خطبہ دیا۔

جلسہ گاہ مسجد احمدیہ کے وسیع صحن میں جلسہ گاہ بنایا گیا اور اسے قناتوں اور شامیانوں سے سجایا گیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے الہامات و اشعار چارٹوں کی صورت میں آویزاں کئے گئے۔ علاوہ ازیں آنے والے مہمانوں کے استقبال کے لئے خوبصورت ڈیوڑھی لگائی گئی تھی جس پر اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا لکھا ہوا تھا۔ مستورات کے لئے مسجد احمدیہ میں انتظام کیا گیا۔ مردوں کے جلسہ گاہ کا تمام پروگرام لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ انہیں سنایا گیا۔

پہلا اجلاس حسب پروگرام ۸ر اگست کو ٹھیک شام کے چار بجے زیر صدارت محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی انچارج مشن بمبئی جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے اور نظم مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر نے نہایت ہی خوش الحانی سے پڑھی اس کے بعد لوائے احمدیت لہرایا گیا صدر جلسہ محترم مولوی صاحب موصوف نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی جوں ہی موصوف لوائے احمدیت کے قریب پہنچے تمام احباب احترامًا کھڑے ہوگئے۔ محترم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب فاضل لاؤڈ سپیکر پر رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پڑھتے جا رہے تھے اور حاضرین آپ کے ساتھ یہ الفاظ دہراتے جاتے تھے جوں ہی جھنڈا فضا میں لہلہانے لگا۔ تو نعرۂ تکبیر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، انسانیت زندہ باد، لبنِ انسانیت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے فضاء آسمانی گونج رہی تھی جلسہ گاہ آنے والوں سے کھچا کھچ بھر گیا تھا اور سامعین سڑک کے کناروں اور جلسہ گاہ کے دونوں کناروں پر کھڑے کاروائی سماعت فرما رہے تھے۔

افتتاحی خطاب مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج کشمیر نے یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ الخ کی آیت کریمہ سے یہ ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلعم کو جو پیغام اور جو ذمہ داری سپرد کی تھی کہ اے رسول جو کچھ میں نے تم پر نازل کیا ہے وہ بنی نوع انسان تک پہنچا دے چنانچہ تاریخ شاہد ناطق ہے کہ آپؐ نے نامساعد حالات میں اُس ذمہ داری کو نبھایا اور بنی نوع انسان تک اُس الٰہی پیغام کو پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اور ہر تکلیف کو نہایت بشاشت قلبی سے قبول کیا۔ اس سلسلہ میں موصوف نے صحابہؓ کے واقعات کو بھی بیان کر کے بتایا اُن کی زندگیاں بھی ہمیں دعوت عمل دیتی ہیں آپ نے مخالفین بسرائج عتبہ شیبہ نیز طائف کے دردناک واقعات کو بھی بیان کیا اور احباب کو تبلیغ اسلام کی طرف توجہ دلائی آپ کی تقریر کشمیری زبان میں تھی۔ اور بہت مؤثر تھی۔ آپ نے تقریر کے آخر میں کہا ہمیں اپنے اولی العزم خلیفہ المصلح الموعودؓ کے اُن الفاظ کو ہمیشہ دہراتے رہنا چاہیئے۔ جو آپؓ منظوم کلام فرماتے ہیں۔ ؎

محمود کرکے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

استقبالیہ تقریر کے بعد محترم عبدالحمید صاحب ٹاک صدر مجلس استقبالیہ نے کانفرنس کی غرض و غایت کو مختصر الفاظ میں بیان کیا آپ نے کہا ہماری تمام تر کوششوں اور حقیر مساعی کا لب لباب خلاصہ اور مطمحِ نظریہ ہے کہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا پیغام ساری دنیا میں پھیل جائے، اور وہ پیغام جو آج سے چودہ سو سال قبل سرزمین مکہ سے بڑی آن بان سے پھیلا تھا مرور زمانہ اور قرون وسطیٰ کے مسلمانوں کی عدم توجہی سے دب گیا تھا۔ اسے پھر سے اکناف عالم میں پہنچایا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اسلام کی سربلندی قرآن کریم اشاعت اور توحید کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لئے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السّلام کو مبعوث فرمایا آپ نے خدا کے اذن سے ایک مستحکم و مضبوط نظام کی بنیاد رکھی ہے جو آج جماعت احمدیہ کی شکل میں دنیا کے ہر کونہ میں موجود ہے۔ اور ایک ایسا بیج بویا جو بڑھا اور اب تناور درخت بن چکا ہے جس کی شاخیں مشرق و مغرب شمال و جنوب میں پھیل چکی ہیں۔ آج کی اس کانفرنس میں بھی جو جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام قائم کی جارہی ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر روشنی ڈالی جائیگی۔ اُمید ہے کہ احباب غور سے تقاریر کو سماعت فرمائیں گے۔ اس کے بعد آپ نے محترم حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ اور محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ کے پیغامات پڑھ کر سُنائے۔ نیز شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ صاحب وزیر اعلیٰ کشمیر اور فخر کشمیر مرزا افضل بیگ صاحب وزیر مال کے پیغامات بھی سنائے۔

صدارتی خطاب صدر جلسہ نے سورۃ الحشر کی چند آیات پڑھ کر خطاب شروع کیا آپ نے کہا کہ اس قسم کے اجتماعات کا مقصد لوگوں کو روحانیت کی طرف توجہ دلانا ہے۔ آج دنیا بڑی تیزی سے مادیت کی طرف جا رہی ہے اور وہ اپنے خالق حقیقی سے منہ موڑ چکی ہے خود مسلمان دنیاوی لہو و لعب

میاں محبس کر رہ گئے ہیں قرآن کریم کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا ہے۔ سرکسوں، سینماؤں کو اپنا روزمرہ کا مشغلہ بنا لیا ہے۔ لیکن اپنے خالق و مالک کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ ایک احمدی نوجوان کا واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ انت ناگ جو تقریباً یاری پورہ سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ پوسٹر دیواروں پر لگا رہا تھا کہ چند نوجوان بڑے شوق سے آئے اور دریافت کرنے لگے کہ یہ کس سرکس کا اشتہار ہے۔ جب علم ہوا کہ یہ مذہبی کانفرنس کے پوسٹر ہیں تو مایوس صورت لیکر واپس ہو گئے۔ آپ نے بتایا کہ آج مسلمان ایک طرف عمل میں کمزور اور دوسری طرف مختلف فرقوں میں لپٹ کر رہ گئے ہیں۔ اتفاق و اتحاد ان میں نہیں رہا جماعت احمدیہ کا قیام اس لئے ہوا کہ انسانوں میں اتحاد اور اتفاق قائم کیا جائے آپ نے بتایا کہ ہماری طرف بعض غلط باتیں منسوب کی جاتی ہیں حالانکہ کسی پر زبردستی کوئی عقیدہ نہیں ٹھونسا جا سکتا ہر شخص کا عقیدہ وہ ہوتا ہے جو وہ اپنے منہ سے بیان کرے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی کتب سے اپنے عقائد کو بیان کیا اور بتایا کہ ہمارا کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ ہے۔ ؎

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دین
دل سے ہیں خدام ختم المرسلین
اور ہمارا مذہب اسلام ہے۔

آپ نے کلمہ کی حقیقت پر سیر حاصل بحث کی اور بتایا کہ کلمہ صرف آنحضرت صلعم کو ہی دیا گیا ہے اور کسی نبی کو نہیں دیا گیا اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے کہا چونکہ دیگر تمام نبی وقتی تھے اُن کی شریعت ختم ہونے والی تھی اس لئے انہیں کلمہ نہیں دیا گیا چونکہ اسلام دائمی مذہب ہے قرآن زندہ اور ہمیشہ رہنے والی کتاب ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ اور ہمیشہ رہنے والے رسول ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی ذات زندہ ابدی و ازلی ہے اس لئے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ۔ کا کلمہ آپ کو دیا گیا جس کے ایک حصہ میں خدا کی وحدت اور دوسرے حصہ میں محمد صلعم کی رسالت کا ذکر ہے۔

آخر میں آپ نے تمام مسلمانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی صداقت پر سنجیدگی سے غور کرنے کی دعوت دی آپ کی تقریر کے بعد مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے اپنی ایک تازہ نظم کشمیری زبان میں نہایت ہی خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب فاضل کی تھی آپ کی تقریر کا موضوع تھا سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے سورۃ الجمعہ کی آیت هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ الخ

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ
كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهٖ

سے تقریر کا آغاز کیا آپ نے سرور کائنات، حبیب کبریا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو سابقہ کتب کی روشنی میں بیان کیا بائیبل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے سلسلہ میں ایک مشہور پیشگوئی کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام اپنے ستر چیدہ ساتھیوں کو لیکر کوہ طور پر تشریف لے گئے اور خدا کی تجلی سے قبل آندھی۔ طوفان اور زلزلہ آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے ساتھی گھبرا گئے اور خدا کی رویت سے انکار کر دیا تو اُس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب میں یہ نور نبوت بنی اسرائیل کے بھائیوں میں منتقل کروں گا۔ اور ان میں ایک عظیم الشان آتشی شریعت والا نبی مبعوث کروں گا۔

چنانچہ یہ آتشی شریعت والے نبی سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو فاران کی چوٹیوں سے آج سے ۱۴۰۰ سال قبل ظہور پذیر ہوئے۔ بائیبل کی اس واضح پیشگوئی کے مطابق جب نبی امی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تو مکہ والوں نے آپ کا انکار کر دیا۔ اور آپؐ پر عرصہ حیات تنگ کر دیا۔ یہاں تک کہ آپ کو اپنی عزیز جائے پیدائش چھوڑنی پڑی آپ کی سخت مخالفت کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے جنگ بدر، جنگ اُحد اور دیگر غزوات میں صحابہؓ انصار اور مہاجرین کی بے لوث ایثار و قربانیوں اور فدائیت کا ذکر کیا فتح مکہ کے دن کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ وہ دن تھا جس کی مثال قیامت تک پیش نہیں کی جا سکتی۔ چونکہ آپ نے عفو و درگذر کا بے مثال نمونہ دکھایا۔ جب آپ فاتحانہ رنگ میں مکہ میں داخل ہوئے تو وہ لوگ جنہوں نے ہمیشہ آپ کے ساتھ ناروا سلوک روا رکھا اور جو آپ کے خون کے پیاسے تھے۔ اُن کو صرف اتنا کہہ کر چھوڑ دیا لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ اِذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ۔ کہ جاؤ آج کے دن تم پر کوئی سرزنش اور ڈانٹ ڈپٹ نہیں ہو گی۔ حجۃ الوداع کا ذکر کرتے ہوئے بتایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی اخوت، اور رواداری کا بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔ اسلامی مساوات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام نے کالے گورے" عربی، عجمی" کی تمیز ختم کرنے کی تعلیم دی۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کا ذکر کرتے ہوئے اس الزام کی بھی تردید کی کہ (نعوذ باللہ) جماعت احمدیہ حضرت نبی کریم صلعم کو خاتم النبیین نہیں مانتی۔ اس ضمن میں آپ نے بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السّلام کا وہ اعلان دہرایا جو آپؑ نے دلّی کی جامعہ مسجد میں کیا تھا۔

"وہ کہ میں حضرت نبی کریم صلعم کو خاتم النبیین تسلیم کرتا ہوں"

آپ نے لغت اور محاورہ کے لحاظ سے خاتم کی تشریح کی نیز خاتم الاولیاء خاتم المحدثین اور اس قسم کی بہت سی مثالیں دیکر ختم کے معنے افضلیت و اکملیت کے ثابت کئے۔ آپ کی تقریر ولولہ انگیز اور نہایت ہی مؤثر تھی۔ آخر میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ۱۹۵۶ء کے ولولہ انگیز خطاب کو سُنا کر اپنی تقریر ختم کی۔

محترم صدر صاحب جلسہ نے ایک غیر احمدی دوست کے چند سوالات کا مختصراً جواب دیا اور یہ جلسہ رات کے ساڑھے آٹھ بجے پُرسوز دُعا پر ختم ہوا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

تربیتی اجلاس

۹ر اگست صبح ۹ بجے جامع مسجد یاری پورہ میں زیر صدارت مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج سری نگر منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا مکرم غلام نبی صاحب ناظر یاری پورہ نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی صدر جلسہ نے کشمیر کے احباب کی قربانیوں کا ذکر کیا اور کام کو مزید تیز کرنے کے لئے احباب کو توجہ دلائی۔ خلافت کے مستحکم نظام اور برکات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ خلافت کے ساتھ مضبوطی سے قائم رہیں۔ اور اخبار فرقان کی اشاعت کو وسیع کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

محترم عبد الحمید صاحب ٹاک یاری پورہ نے احباب کے سامنے "اعانت فرقان" کی تحریک کی کہ کم از کم ایک سو افراد ایسے ہوں جو اعانت کے طور پر کچھ رقم پیش کریں۔ اس تحریک پر احباب نے لبیک کہتے ہوئے آٹھ صد روپیہ نقد پیش کیا اور اسی قدر وعدے بھی ہوئے۔

تربیت سے متعلق آراء

مختلف جماعتوں کے احباب و صدر صاحبان نے تربیتی معاملہ میں آراء پیش کیں جیسے مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب میشہ وارنے "اخبار فرقان" کے متعلق کہا کہ اخبار قوم کی آواز ہوتی ہے اور قوم کی زندگی کا ضامن بھی۔ محترم الحاج مولوی شریف احمد صاحب امینی نے اخبار سے متعلق چند باتیں فرما کر رشتے ناطوں سے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا قطعی ارشاد واضح رنگ میں احباب کو بتایا کہ غیروں میں ہرگز رشتے نہ دیئے جائیں۔ اس کے بعد مکرم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے کشمیر کی جماعتوں کی ترقی کا مفصل ذکر کیا۔ اخبار فرقان کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آج کل پریس قومی زندگی کے لئے بے حد ضروری ہے۔ اس کے بعد محترم مولوی صاحب موصوف نے دُعا کروائی اور یہ تربیتی اجلاس ختم ہوا۔ فالحمد للہ۔

درخواست دُعا

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار اور زیر علاج ہے اُن کی صحت یابی کے لئے۔ میرے بچے مختلف کاروبار کر رہے ہیں۔ اُن کے کاروبار میں برکت کے لئے احباب دُعا فرمائیں۔

خاکسار۔ محمد یامین ندیم لنڈن

ماہِ رمضان المبارک

خدا تعالیٰ کی عظیم الشان برکتوں اور رحمتوں کو جذب کرنے کا موقع

از مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ

چاند کے طلوع و غروب کا سلسلہ یوں تو سارا سال ہی جاری رہتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ لیکن سال کے باقی گیارہ مہینوں میں ہم کسی خاص مسرت کا اظہار نہیں کرتے سوائے اس کے کہ ہم اس کی خنک چاندنی سے مستفید ہوتے ہیں لیکن جب یہی چاند رمضان المبارک کی نوید مسرت کے ساتھ افق مغرب میں طلوع ہوتا ہے۔ تو اہل اسلام اپنی چھتوں پر چڑھ کر بیتابی کے ساتھ اس کی جھلک دیکھتے ہیں۔ اور جب یہ نظر آجاتا ہے تو ایک دوسرے کو یہ خوشخبری سناتے ہیں کہ "چاند نظر آگیا" یہ اس لئے کہ رمضان المبارک کا چاند صرف روشنی دینے کے لئے ہی طلوع نہیں ہوتا۔ بلکہ ان مومنوں کے لئے یہ روحانی مژدہ لاتا ہے کہ تم میں سے جو لوگ اپنے دروازوں کو شیطان پر بند کر دیں گے۔ ان پر جنت کے دروازے کھولے جائیں گے۔

چونکہ اس مہینہ میں خاص طور پر عبادت اور ذکر الٰہی کے مواقع زیادہ میسر آتے ہیں ایک مومن بندہ اپنے رب کی رضا اور خوشنودی کا طالب ہو کر بھوک اور پیاس کی برداشت کرتا ہے گناہوں سے بچنے کی سعی کرتا ہے۔ لہذا اس نسبت سے خدا تعالیٰ کی رحمت بھی جوش مارتی ہے۔ اور موسلا دھار بارش کی طرح برستی ہے۔

قرآن مجید کی سالگرہ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ
اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ

اس ماہِ مبارک کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ رمضان کے روزوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کامل ترین اور ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی آخری شریعت یعنی قرآن مجید کے نزول کی سالگرہ کے طور پر مقرر فرمایا ہے۔ یعنی رمضان کی اصلی اور بنیادی برکت یہ ہے کہ تا لوگ قرآن مجید کی لازوال اور بے مثال تعلیم پر عمل پیرا ہونے سے کبھی اور کسی حالت میں غافل نہ ہوں۔ بلکہ سال بسال رمضان کی مخصوص عبادت بجالانے کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کو پڑھنے پڑھانے اور بار بار سننے کا اہتمام کریں اور اس کے ذریعہ اپنے سینوں کو ہمیشہ ہمیش کے لئے منور رکھنے کی کوشش کرتے چلے جائیں چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ رمضان کے روزے اور ان کی مخصوص عبادات اگر کمال حسن نیت اور پوری شرائط سے بجا لائی جائیں تو ایک مسلمان میں قرآنی ہدایت سے کماحقہ مستفیض ہونے کی اہلیت پیدا ہو جاتی ہے اسی لئے اس مہینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور اس کے معانی اور مطالب پر غور کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس مبارک مہینہ میں خاص توجہ اور انہماک سے قرآن کو پڑھتے اور اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ قیامت کے دن یقیناً ایسے ہی لوگوں کی سفارش روزہ اور قرآن مجید کریں گے۔ چنانچہ البیہقی حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن دونوں بندے کی سفارش کریں گے۔ یعنی اس مومن بندے کی جو دن کے وقت تو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قرآن کی تلاوت کرتا ہے چنانچہ روزہ (زبانِ حال سے) کہے گا۔ اے میرے خدا میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور خواہشات سے دن کے وقت روکا۔ لہذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما اور قرآن کہے گا میں نے اس کو رات کے وقت سونے سے روکے رکھا اس لئے اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ چنانچہ یہ دونوں سفارشیں قبول کی جائیں گی"۔

فضائلِ رمضان از روئے قرآن مجید

تین عظیم مقاصد:۔ جن آیات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر روزوں کی فرضیت کا حکم نازل فرمایا ہے۔ ان میں روزہ کے تین عظیم الشان مقاصد بیان کئے گئے ہیں جن کے حصول سے ایک روزہ دار کی زندگی میں انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

روزہ سے تقویٰ کا حصول اس طرح ہوتا ہے کہ جب ایک مسلمان کے دل میں خشیۃ اللہ پیدا ہوتی ہے تو وہ اپنے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو مدِ نظر رکھتا ہے۔ اور نتیجۃً اس کو برے کام سے نفرت ہونے لگ جاتی ہے۔ اپنے سرکش نفس اور جسم کے ہر عضو پر کنٹرول کرتا ہے۔ اور جسم کا ہر حصہ محسوس کرتا ہے کہ میرے اندر ایک خاص تبدیلی پیدا ہو چکی ہے تو وہ خود بخود نیک کاموں کی طرف راغب ہونا شروع ہو جاتا ہے پھر فرمایا:۔

وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ

اور تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرو کیونکہ اس نے تمہیں ہدایت دی۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت یہ ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی عبادت کا دل میں تصور تک نہ آئے چنانچہ جب ایک متقی اپنے رب کی رضا کی خاطر بھوک پیاس اور جائز خواہشات کو چھوڑتا ہے تو وہ زبانِ حال سے اس بات کا اعتراف کر رہا ہوتا ہے کہ:۔

اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ
وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور یہی توحید کا حقیقی اعتراف ہے پھر تیسرا عظیم مقصد یہ بیان فرمایا کہ

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

تاکہ تم شکر کرو۔

عربی میں شکر کے معنے ہیں۔ قدر کرنا پورا پورا حق ادا کرنا۔ خدا تعالیٰ کا حقیقی شکر یہ ہے کہ ہمارے جسم کے جملہ اعضاء دل۔ دماغ۔ آنکھ وغیرہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کام کریں جس کی انتہا فنا فی اللہ کا وہ مقام ہے جس کے بارے میں خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے شکر گزار بندے کا ہاتھ ہو جاتا ہوں۔ جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ غرض رمضان میں عملی طور پر شکر کی ٹریننگ دی جاتی ہے یہ ایسے مقاصد عالیہ ہیں جن کا آپس میں ایک گہرا تعلق ہے۔ جب کوئی شخص تقویٰ کی صفت سے متصف ہو جاتا ہے تو عملی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کے اظہار اور شکر کے نتیجہ میں ایک عظیم انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسا انسان زندگی کے ہر شعبہ میں کامیاب و کامران ہوتا ہے۔

روزہ اور دعا

روزہ اور دعا کو اگر لازم ملزوم قرار دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ وہ روزہ درحقیقت روزہ نہیں جس میں انسانی روح مکمل طور پر آستانہ الوہیت پر بہہ نہیں جاتی روزہ کا تو مقصد ہی سراسر تقرب الٰہی ہے۔ اور یہ چیز بدوں دعا ناممکن ہے۔ چنانچہ رمضان شریف میں تراویح اور تہجد کے لئے غیر معمولی اہتمام کرنا پڑتا ہے۔ اور پیاس اور بھوک برداشت کرنے سے طبعاً انسانی حس تیز ہو جاتی ہے۔ اور انسانی روح خدا کے حضور جھکنے پر مائل ہو جاتی ہے۔ کبھی رکوع اور کبھی سجود کی حالت میں نہایت عجز و بکا سے گڑگڑاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش مارتی ہے۔ اور اپنے بندے کی مناجات کو پایۂ قبولیت جگہ دیتی ہے اسی لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے روزوں کے ذکر کے ساتھ ہی قرآن میں دعا کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ
عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ
دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا
دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا
لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ

یعنی جب میرے بندے میرے بارہ میں (اے رسولؐ) تجھ سے سوال کریں تو ان کو خبر کر دے کہ میں ان کے بالکل قریب ہوں میں پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں اور اس کو جواب دیتا ہوں اس کی مرادوں کو پورا کرتا ہوں پس چاہیئے کہ وہ بندہ میری باتوں کو قبول کرے اور مجھ پر حقیقی ایمان لائے۔

فضائلِ رمضان از روئے حدیث شریف

جنت کا سرٹیفکیٹ:۔ احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں شدید تڑپ تھی کہ لوگ رمضان کی اہمیت اور عظمت سے باخبر ہوں اور ان ایام کو

گئی ہے دوسری قرآنی گواہی قرآن کریم کی اس آیت میں ہے کہ

لَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ

کہ علم غیب پر غلبہ اللہ تعالیٰ اپنے پاکباز رسولوں کو ہی دیتا ہے۔ اس حدیث کا نہایت پُرعظمت طور پر تیرہ سو سال کے بعد اپنی تمام جزئیات اور فصاحت وبلاغت کے تقاضوں کے ساتھ پورا ہو جانا اس امر کا ناقابل تردید ثبوت ہے کہ یہ حدیث برحق ہے۔ اور حدیث کی صحت پر یہ دوسری قرآنی گواہی ہے۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ایک ایسی حدیث سے انکار کرنا جو اور طریقوں سے بھی ثابت ہے۔ اور جو خود قرآنی آیت جمع الشمس والقمر اس کے مضمون کا مصدق ہے۔ کیا یہی ایمانداری ہے .... مضمون اس حدیث کا جو غیب کی خبر پر مشتمل ہے۔ پورا ہو گیا تو بموجب آیت کریمہ لا یظھر علیٰ غیبہٖ احدًا الا من ارتضیٰ من رسول قطعی اور یقینی طور پر ماننا پڑا کہ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اور اس کا راوی بھی عظیم الشان آئمہ میں سے ہے۔ یعنی امام محمد باقر رضی اللہ عنہ تو اب بعد شہادت قرآن کریم کے جو آیت لا یظھر علیٰ غیبہٖ احدًا سے اس حدیث کے منجانب رسول ہونے پر مل گئی ہے۔ پھر بھی اس کو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ سمجھنا کیا یہ دیانت کا طریق ہے۔ اور کیا آپ لوگوں کے نزدیک اس اعلیٰ درجہ کی پیشگوئی پر بجز خدا کے رسولوں کے کوئی اور بھی قادر ہو سکتا ہے"۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۹)

حاشیہ میں اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن شریف کی گواہی صحت حدیث کسوف خسوف کی نسبت صرف ایک گواہی نہیں ہے بلکہ دو گواہیاں ہیں۔ ایک تو یہ آیت کہ جمع الشمس والقمر جو پیشگوئی کے طور پر بتلا رہی ہے کہ قیامت کے قریب جو مہدی آخرالزمان کے ظہور کا وقت ہے چاند اور سورج کا ایک ہی مہینہ میں گرہن ہوگا۔ دوسری گواہی اس حدیث کے صحیح اور مرفوع متصل ہونے پر آیت لا یظھر علیٰ غیبہٖ احدًا الا من ارتضیٰ من رسول میں ہے۔ کیونکہ یہ آیت علم غیب صحیح اور صاف کو رسولوں پر حصر کرتی ہے۔ جس سے بالضرورت متعین ہوتا ہے کہ اِنّ لمھدینا کی حدیث بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے"۔ (حاشیہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۹)

بہرحال یہ بے نظیر پیشگوئی نہایت ایمان افروز طور پر پوری ہوئی ہے ؎

یار دو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

پیشگوئی کی عظمت

اس اعلیٰ پیشگوئی پائے کی ہے کہ تاریخ انسانی میں اس کی نظیر نہیں ملتی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس حدیث کے اطراف میں لم تکونا منذ خلق السمٰوات والارض کے الفاظ دو مرتبہ بیان فرما کر روز اوّل سے ہی اس کی عظمت بیان فرما دی تھی۔ تیرہ سو سال کے بعد ایک کلام کا پیشگوئی کے طور پر نہایت صفائی اور فصاحت وبلاغت کے تقاضوں اور تمام جزئیات کے ساتھ پورا ہو جانا یقیناً اللہ تعالیٰ کی ہستی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علوّ مرتبت اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت پر ایک ایسا برہان عظیم ہے۔ جس کی نظیر کسی بھی زمانہ میں پائی نہیں جاتی اسی حقیقت کو حضور اقدسؑ نے اس طرح بیان فرمایا ہے:۔

"درحقیقت آدم سے لیکر اس وقت تک کبھی اس قسم کی پیشگوئی کسی نے نہیں کی اور یہ پیشگوئی چار پہلو رکھتی ہے (۱) یعنی چاند گرہن اس کی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات میں ہونا۔ (۲) سورج کا گرہن اس کے مقررہ دنوں میں سے بیچ کے دن ہونا۔ (۳) تیسرے یہ کہ رمضان کا مہینہ ہونا (۴) چوتھے مدعی کا موجود ہونا جس کی تکذیب کی گئی ہو۔ پس اگر اس پیشگوئی کی عظمت کا انکار ہے تو دنیا کی تاریخ میں سے اس کی نظیر پیش کرو۔ اور جب تک نظیر نہ مل سکے تب تک یہ پیشگوئی ان تمام پیشگوئیوں سے اوّل درجے میں ہے۔ جن کی نسبت آیت فلا یظھر علیٰ غیبہٖ احدًا کا مضمون صادق آسکتا ہے۔ کیونکہ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ آدم سے آخر تک اس کی نظیر نہیں"۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۹)

حرفِ آخر

دیوبندی، مودودی، ندوی، الیاسی، اہلحدیثی، بریلوی علماء و زعماء ہمارے مخاطب ہیں۔ کہ آج جبکہ چودھویں صدی میں سے بھی صرف پانچ سال باقی رہ گئے ہیں۔ اور آپ کا مزعومہ مہدی اب تک نہیں آیا۔ اور آپ اور آپ کے معتقدین محو انتظار ہیں۔ آپ نے کس قدر عبرتناک موقف اختیار کر رکھا ہے کہ قرآن و حدیث اور سلف صالحین تو رمضان المبارک میں ہونے والے چاند سورج گرہن کو مہدی معہود کی صداقت کا بے نظیر نشان بتاتے آئے ہیں۔ مگر آج جبکہ یہ نشان اپنی تمام عظمتوں کے ساتھ افق سماء پر اظہر من الشمس ہو کر پورا ہو گیا ہے۔ تو آپ لوگوں کے نزدیک نعوذ باللہ من ذالک ایک جھوٹے مہدی کے لئے یہ نشان پورا ہو گیا ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی اسلام کی توہین ہو سکتی ہے جو آپ لوگوں کے دعووں سے ہو رہی ہے؟ ؎

کچھ تو خوف خدا کرو لوگو
اور کچھ تو خدا سے شرماؤ

بہرحال صداقت احمدیت کا یہ ایک ایسا درخشاں اور روشن نشان ہے جس کی نظیر از آدم تا ایندم نہیں ملتی۔ ہوشیار باشی کہ یہ وہ نشان ہے جو ہر سال رمضان المبارک میں عظمت احمدیت کی یاد دہانی کرتا اور مخالفین احمدیت کیلئے تازیانہ عبرت کا کام دیتا ہے ؎

ہر عقدۂ تقدیر بشر کھول رہی ہے
ہاں غور سے سننا یہ صدی بول رہی ہے

اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو فوج در فوج ہو کر صداقت احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرما دے آمین۔ ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اعلانِ نکاح

مورخہ ۸ جولائی کو مکرم سید رشید احمد صاحب سونگھڑوی نے خاکسار کی لڑکی بدرالنساء کے نکاح کا اعلان ہمراہ شیخ صادق علی صاحب ولد شیخ گوہر علی صاحب مرحوم آف سونگھڑہ بعوض ۳۷۵ روپے حق مہر کیا۔ اُسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس خوشی میں خاکسارہ نے ۱۰ روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعثِ برکت بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسارہ سارہ بیگم زوجہ معشوق علی خان صاحب تالبر کوٹ۔

تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو!

منظوری انتخاب عہدیداران

جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی یکم مئی ۱۹۷۵ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۷۶ء تک منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو کما حقہٗ خدمتِ سلسلہ کی توفیق بخشے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ شوپیاں:

صدر ...... مکرم مولوی احمد اللہ صاحب
سکریٹری مال .... " محمد عبد اللہ صاحب میر
نائب صدر ..... " محمد اسماعیل صاحب میر
سکریٹری تعلیم و تربیت .. " برکت اللہ صاحب
" تحریک جدید و " وقف جدید } .. " محمد ادریس صاحب میر
" امور عامہ و محاسب .. " سید حمید اللہ صاحب

نوٹ: صدر صاحب کے علاوہ دیگر عہدیداران کو مشروط ایک سال کیلئے منظوری دی گئی ہے۔ کیونکہ یہ وقف جدید کے بقایا داران ہیں اور بعض نے وقف جدید میں حصہ ہی نہیں لیا۔

جماعت احمدیہ میرٹھ:

صدر ...... مکرم نور الدین صاحب
(مشروط ایک سال کیلئے۔ بقایادار وقف جدید)
سکریٹری مال ... مکرم ریاض احمد صاحب
" تبلیغ .... " شبیر احمد صاحب
" امور عامہ .... " قمر محمود صاحب

نوٹ: مکرم ریاض احمد صاحب چونکہ ابھی نو احمدی ہیں۔ اس لئے چندہ وغیرہ مرکز میں ارسال کرنے کی ذمہ داری مکرم صدر صاحب پر ہوگی۔

جماعت احمدیہ اکھولی:

صدر ...... مکرم قمر الدین صاحب
سکریٹری مال ... " شجاع الدین صاحب
(مشروط ایک سال کیلئے۔ بقایادار وقف جدید)
نائب صدر ... مکرم حکیم عبد القدوس صاحب

جماعت احمدیہ شورت:

صدر ...... مکرم محمد عبد اللہ صاحب ڈار
سکریٹری مال ... " عبد الغفار صاحب لون
" امور عامہ ... " غلام محمد صاحب راتھر
" تعلیم و تربیت .. " عبد القدیر صاحب لون
" تبلیغ .... " علی محمد صاحب لون
" ضیافت .... " محمد عبد اللہ صاحب آہنگر
" محاصل .... " محمد عبد اللہ صاحب ڈار ولد غلام محمد صاحب ڈار
سکریٹری تحریک جدید و " وقف جدید } " ماسٹر نذیر احمد صاحب عاصی

نوٹ: جملہ عہدیداران چونکہ وقفِ جدید کے بقایادار ہیں۔ اس لئے ابھی صرف ایک سال کے لئے مشروط منظوری دی جاتی ہے۔

منظوری نائب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد

(برائے یکم مئی ۱۹۷۵ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۶ء)

حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ حیدرآباد کیلئے مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی کو نائب امیر کے عہدہ کے لئے منظور فرمایا ہے۔ احبابِ جماعت دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی کے لئے یہ عہدہ مبارک کرے۔

درخواستِ دُعا

میری چھوٹی بہن فریدہ یاسمین بنت مکرم فیروز الدین صاحب انور کو کچھ عرصہ سے پیٹ درد کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت انکی صحتِ کاملہ کیلئے دُعا فرمائیں۔

(خاکسار: نور الدین غالب کلکتہ)

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریدارانِ اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ کی کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بذریعہ اخبار ہٰذا بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ اخبار بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا فرماویں۔ تاکہ آئندہ آپ کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ اور ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کا اخبار بند ہو جائے اور آپ کچھ وقت کے لئے مرکزی حالات اور اہم ضروری اعلانات اور علمی مضامین کی آگاہی و استفادہ سے محروم رہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(منیجر بدر قادیان)

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
۱۰۱۰	اہلیہ محترمہ ڈاکٹر سعید احمد صاحب	۲۷۱۱	مکرم سید نور الحسن صاحب
۱۰۳۱	مکرم شمس الحق صاحب	۲۷۴۴	" محمد نصیر احمد صاحب
۱۱۵۵	" ایم عبد القادر صاحب	۲۲۹۸	" ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب
۱۱۹۴	" محمد اسماعیل صاحب	۲۳۶۶	" غلام نبی صاحب
۱۲۰۴	" غلام محمد صاحب	۲۴۲۲	سنٹرل لائبریری
۱۲۱۴	" بشیر محمد خان صاحب	۲۴۲۸	مکرم ٹی۔ ڈی۔ خان صاحب
۱۲۴۴	" خواجہ عبد السلام صاحب	۲۵۳۴	" بشارت احمد صاحب
۱۳۲۱	" شیخ ابراہیم صاحب	۲۸۱۴	" سی۔ ایم ارشد صاحب
۱۳۲۶	" میر احمد اشرف صاحب	۲۸۱۵	" ایس ایم شریف صاحب
۱۳۵۷	" محمد شمس الدین حیدر صاحب	۲۸۱۹	" حبیب جی الہ دین صاحب
۱۳۶۵	" امیر احمد صاحب	۲۸۲۰	" این سی وزیر صاحب
۱۳۷۱	" عبد القیوم صاحب	۲۸۲۱	" سید خلیل اللہ صاحب
۱۴۳۵	" شریف احمد صاحب	۲۸۲۵	" ابراہیم محی الدین صاحب
۱۴۶۱	" پیار علی صاحب	۲۸۲۶	" عبد الرشید صاحب کیلو
۱۴۸۷	" سید عبد المالک صاحب	۲۸۲۷	" عبد الوفاء صاحب
۱۵۶۴	محترمہ مس حبیب صاحبہ	۲۸۲۸	" حکیم شمس الدین صاحب
۱۵۷۲	مکرم احمد عبد العزیز صاحب	۲۸۲۹	" علی محمد صوفی صاحب
۱۶۱۹	" شیخ محمود احمد صاحب	۲۸۳۰	" غیاث الدین صاحب
۱۶۲۸	" نعمت اللہ صاحب	۲۸۳۱	انفارمیشن آف U.S.S.R. دہلی
۱۶۵۵	" محمد عارف الدین صاحب	۲۸۳۲	کلکتہ شو مارٹ
۱۶۹۶	" صلاح الدین صاحب فاضل	۲۸۳۳	پرنس شو کمپنی
۱۷۰۵	" شمس الدین صاحب	۲۸۳۵	سوپرز ہند ربڑ ورکس
۱۷۶۰	" بشارت احمد صاحب	۲۸۳۶	ایس۔ اے۔ بی بخشی اینڈ کو
۱۷۹۸	" آفتاب احمد صاحب	۲۸۳۷	مکرم حیون بخش محمد جان صاحب
۱۸۶۹	" مستری عبد الباری صاحب	۲۸۳۸	بالو سٹورز
۱۸۸۵	" سیٹھ محمد اسماعیل صاحب غوری	۲۸۴۱	مکرم میر اے۔ افضل صاحب
۱۸۸۷	" " محمد نعمت اللہ صاحب غوری	۲۸۴۹	مولانا آزاد کالج لائبریری
۱۸۹۷	" محمد امام صاحب غوری	۲۸۵۰	مکرم سید انجم نعیم صاحب
۲۰۰۶	" محمد احسن صاحب	۲۸۵۱	" سید عبد اللہ صاحب
۲۰۳۰	" غلام نبی صاحب	۲۸۵۴	" شرف الدین احمد خان صاحب
۲۱۰۷	" محمد اختر پرویز صاحب	۲۸۵۷	" ایم۔ اے۔ رشید صاحب
۲۱۲۹	" مجیب الرحمن صاحب	۲۸۶۰	" ایس پی سنگھ صاحب کھرانہ
۲۱۷۵	" سید علی ید اللہ صاحب	۲۸۶۲	" عارف علی صاحب
۲۱۸۸	" عبد الرشید صاحب بدر	۲۸۶۳	عزیز آٹو کنسلٹنٹس
۲۱۹۲	" نظام الدین صاحب	۲۸۶۵	مکرم سکے۔ کریم احمد صاحب
۲۱۹۷	" ماسٹر مشرق علی صاحب	۲۸۶۶	" محمد یعقوب صاحب
۲۱۹۸	" گوردیال سنگھ صاحب	۲۸۶۷	استاد بیٹری فیکٹری
۲۱۹۹	" صوبیدار ہرچند صاحب سوندھی	۲۸۷۴	مکرم مرزا نسیم اللہ صاحب

رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام اور انفاقِ مال

رمضان شریف کا بابرکت مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ اس مبارک مہینہ میں ہر عاقل۔ بالغ اور صحت مند مسلمان کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزہ کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو اور ضعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ از رُوئے شریعت اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزہ کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ بلکہ یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔

سو میں اپنے معزز دوستوں کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا گزارش کروں گا کہ ان میں سے جو احباب پسند فرمائیں کہ ان کی رقم سے کسی مستحق درویش کو روزہ رکھوا دیا جائے تو وہ فدیہ کی رقم قادیان میں ارسال فرما دیں۔ اس طرح ان کی طرف سے ادائیگی فرض بھی ہو جائے گی۔ اور غریب درویشان کی ایک حد تک امداد بھی ہو جائیگی

فدیہ کے علاوہ بھی رمضان شریف میں روزہ رکھنے والوں کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق سنّت نبوی صلعم پر عمل کرتے ہوئے صدقہ و خیرات کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رمضان المبارک میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔ پس قرب الٰہی میں ترقی کے لئے احباب کرام کو اس نیکی کی طرف خاص نگاہ رکھنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس نیکی کے بجا لانے کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور رمضان المبارک کی بے پایاں برکات سے بڑھ چڑھ کر متمتع ہونے کی سعادت بخشے۔ آمین۔

امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

سری لنکا سے تامل زبان میں اسلامی ماہنامہ

جماعتِ احمدیہ سیلون کا ماہوار تامل رسالہ "تودھن" (THOO THAN) جس کی ابتداء ۱۹۱۵ء میں ہوئی تھی۔ بعض نامساعد حالات کی بناء پر ۱۹۲۲ء کے بعد بند ہو گیا تھا۔ اب خدا تعالےٰ کے فضل سے از سرِ نو یکم ستمبر ۱۹۷۵ء سے تامل جاننے اور پڑھنے والے قارئین کی خدمت میں پہنچانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اس لئے جو احباب اس پرچہ کو خود خرید کر اور دوسروں کو تامل زبان میں برائے تبلیغ پہنچانے کا قصد رکھتے ہوں وہ براہِ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر شکریہ کا موقع دیں۔ پرچہ انشاء اللہ تعالیٰ شائل پرچے علمی مضامین اور تراجم خطبات سے مرصّع ہوگا۔ بیرون سری لنکا کے لئے مع محصول ڈاک دس (۱۰/-) روپے سالانہ قیمتِ خرید مقرر کی گئی ہے جنوبی ہند تامل ناڈ۔ برما۔ سنگاپور۔ جزائر انڈیمان اور ماریشس کی جماعتیں اس اعلان کی خاص مخاطب ہیں۔

احباب دُعا کریں کہ خدا تعالےٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ اس زبان کے ذریعہ نہ صرف اپنے جزیرہ میں خدمتِ اسلام کی توفیق عطا فرمائے بلکہ اس زبان کے جاننے والے بیرون سری لنکا کو بھی استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

The Manager "THOO THAN"
38 Kumaran Ratnam Road.
COLOMBO - 2
SRI LANKA.

خاکسار: قریشی عبدالرحمٰن شاہد۔

درخواست دُعا: میرے لڑکے نعیم احمد میڈیکل کمپیٹیشن ٹیسٹ میں شامل ہوئے ہیں۔ نمایاں کامیابی کیلئے نیز پٹنہ میں داخلہ ملنے کیلئے تمام احباب سے دُعا کی درخواست ہے
خاکسارہ: عذرا تسنیم آرہ (بہار)

ماہِ رمضان میں
قادیان میں نمازِ تراویح۔ درس القرآن و درس الحدیث کا پروگرام

رمضان المبارک میں رات کو نمازِ تراویح بعد نمازِ عشاء مسجد اقصےٰ میں مکرم حافظ اللہ دین صاحب، اور بوقت سحر مسجد مبارک میں مکرم مولوی محمد اسحٰق صاحب پڑھا رہے ہیں۔ بعد نمازِ فجر مسجد مبارک میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی حدیث شریف کا درس دے رہے ہیں جب کہ مسجد اقصےٰ میں درس الحدیث مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد دیتے ہیں۔

نمازِ ظہر تا عصر مسجد اقصےٰ میں روزانہ درس القرآن ہوا کرتا ہے۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کے پروگرام کے مطابق پہلے پانچ روز مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب درس دے کر اپنا حصّہ مکمل کر چکے ہیں اور اب مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد قرآن کریم کا درس دے رہے ہیں۔ مقامی احباب و خواتین ذوق و شوق سے نمازِ تراویح اور قرآن و حدیث کے درسوں میں شریک ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو رمضان کی برکات سے وافر حصّہ عطا فرمائے۔ آمین۔

صَدَقۃُ الفِطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا اور معمولی سا حکم ہے مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں حقیقت میں وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں اور ان کا ادا کرنا اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور ان کا ادا نہ کرنا خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس قسم کے اسلامی حکموں سے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے جو کہ تمام مسلمان مردوں اور عورتوں اور بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں فرض ہے جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے بلکہ معتبر روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔

شریعتِ اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کیلئے ایک صاع عربی پیمانہ مقرر کی ہے جو کم و بیش ۲½ سیر کا ہوتا ہے۔ سالم صاع ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے چونکہ آجکل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے اس لئے جماعتیں غلّہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید الفطر سے پہلے ہو جانی چاہیئے تاکہ بیواؤں اور یتیموں کو اس رقم سے طعام اور لباس کیلئے بروقت امداد کی جا سکے ـــــ غلّہ کی اوسط قیمت کے مطابق ایک صاع کی قیمت تین روپے اور نصف صاع کی قیمت ڈیڑھ روپیہ مقرر ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ احباب کو اس فریضہ کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

وفات

خاکسار کی دادی صاحبہ کچھ دنوں بیمار رہ کر بعمر ۹۵ سال یکم و ۲ ستمبر کی درمیانی شب یادگیر میں وفات پا گئی ہیں اِنّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور متّقی موصیہ تھیں۔ آخر عمر تک تہجد التزام کے ساتھ ادا کرتی رہیں اور نہایت خوددار اور صابر و شاکر تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور پوتے پوتیاں اور ایک نواسہ یادگار چھوڑا ہے۔

احبابِ جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقامِ قرب عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے

خاکسار: محمد انعام غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان